REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R.N. NO.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO. P/GDP-3.

جلد ۲۷　شمارہ ۱۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN (PIN.143516)

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ　۳۰ امان ۱۳۵۷ ہش　۳۰ مارچ ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت متعلق مورخہ ۱۹ مارچ ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ — "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ"۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۷ امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الکریم کوکب مورخہ ۲۶ مارچ کو پانچ بجے شام حیدر آباد کیلئے روانہ ہوئے۔ آنمحترم پہلے وہاں پر چند ایک شادیوں میں شرکت فرمانے کے بعد حیدر آباد کانفرنس میں شمولیت فرمائیں گے۔ اس کے بعد کلکتہ کانفرنس وغیرہ میں شرکت کے بعد اپریل کے آخری ہفتہ میں انشاء اللہ واپس قادیان تشریف لائیں گے۔ (گذشتہ اشاعت میں اپریل کی بجائے ماہ مئی سہواً لکھا گیا ہے) احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور اُن کے اہل و عیال کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ اور خیر و عافیت سے واپس قادیان لائے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے

حقیقی علم حاصل کرنے کا ذریعہ قرآن مجید ہے

"جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو اُنہیں سکھایا گیا تھا اُسے بھول جاتے ہیں۔ جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہ مُصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا۔ اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پُورے طور پر عالم ہوگا اس میں ضرور خشیت اللہ پیدا ہوگی۔ علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ، سائنس یا اَور علومِ مروجہ مراد نہیں۔ کیونکہ اُن کے حصُول کے لئے تقویٰ اور نیکی شرط نہیں۔ جیسے ایک فاسق فاجر اُن کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی۔ لیکن علم القرآن بجُز متقی اور دیندار کے کسی دُوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مُراد علم القرآن ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جس قوم سے تمہیں مقابلہ پیش آوے، اس مقابلہ میں تُم بھی ویسے ہی ہتھیار استعمال کرو جیسے ہتھیار وہ مقابلہ والی قوم استعمال کرتی ہے۔ اور چونکہ آجکل ...... لوگ ایسے اُمور پیش کر دیتے ہیں جن کا سائنس اور موجودہ علوم سے تعلق ہے اس لئے اس حد تک اُن علُوم میں واقفیت اور دخل کی ضرورت ہے ...... ان علوم میں کچھ نہ کچھ دسترس ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۰۳)

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کُتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸)

خلاصہ خطبہ جمعہ!

فرمودہ ۱۰ مارچ ۱۹۷۸ء

ربوہ ۱۰ امان (مارچ)۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جُمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ قرآن عظیم بڑی واضح مگر چھوٹی چھوٹی مثالیں دے کر بڑے گہرے مضامین اور مطالب بیان فرماتا ہے۔ مثلاً فرماتا ہے کہ ایک اندھا اور ایک آنکھیں رکھنے والا یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح اندھیرا اور نور، راحت بخش سایہ اور دھوپ کی تمازت برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک زندگی رکھنے والا دُنیوی لحاظ سے ستاروں پر کمندیں ڈالتا ہے اور روحانی لحاظ سے وہ اپنے ربِ کریم کا وصال حاصل کرسکتا ہے۔ ایک مُردہ اور متعفن لاشہ بھلا اس زندگی رکھنے والے کے برابر کس طرح ہوسکتا ہے۔

حضُور نے فرمایا حقیقی زندگی وہ ہے جو انسانِ کامل سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل کی جائے۔ اس زندگی کی بنیاد طہارت اور پاکیزگی پر ہے۔ یعنی دِل بھی پاک ہو زبان بھی پاک ہو اور اعمال بھی پاک اور مطہر ہوں۔ اسی پاکیزگی کے ساتھ انسان حقیقی عزّت حاصل کرسکتا ہے۔ کیونکہ جو عزت، عزت کے حقیقی سرچشمہ سے حاصل نہ کی جائے وہ تو بہت ہی بے وفا اور عارضی ہوتی ہے۔ مگر جس عزت کا سامان ہمارے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اس پر کبھی زوال نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ محض دُنیوی ترقی پر نازاں ہوتے ہیں انہیں کبھی حقیقی چین اور سکون میسّر نہیں ہوتے اور ہر وقت دُکھ کے سامان اُن کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ اسلام نے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں یومِ مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب کا انعقاد

سیرت المہدی کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی تقاریر اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا جامع خطاب

رپورٹ مرتبہ:- محمد انعام غوری

قادیان ۲۳ رامان (مارچ) ۷۸ء۔ لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ٹھیک نو بجے مسجد اقصےٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیرِ صدارت جلسہ مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات بند رہے اور احباب قادیان و مستورات اور بچے و بچیاں ذوق و شوق کے ساتھ اِس بابرکت تقریب میں شریک ہوئے اور رُوحانی استفادہ کیا ——!!

جلسہ کی کارروائی مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ مَیں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمتگزار

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

مسیح موعودؑ کی تاریخی اہمیت اس کا پسِ منظر

اس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر خاکسار کی ہوئی۔ خاکسار نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کے متعلق ۱۸۸۲ء کے ابتدائی اور بُنیادی الہامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ذاتی طور پر کسی عہدہ سے دلچسپی نہ تھی۔ آپ تو اپنے آقا و مُطاع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت میں اس قدر فنا تھے کہ باوجود ماموریت کے متعلق الہامات نازل ہونے کے جب آپ کو لوگوں کی طرف سے بیعت لینے کی فرمائش کی گئی تو آپ نے لستُ بمأمورٍ فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں واضح طور پر حکمِ الٰہی کے منتظر رہے۔ تا آنکہ ۱۸۸۸ء کے اوائل میں آپ کو الہام ہُوا واصنع الفلک باعیننا و وحینا انّ الّذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم اس کے بعد حضورؑ نے بیعت کا عام اعلان فرمایا اور ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار "تکمیلِ تبلیغ" میں دس شرائطِ بیعت تحریر فرمائے۔ اور بیعت کرنے کی خواہش رکھنے والوں کو لدھیانہ یاد فرمایا اِس طرح ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینی شروع کی اور سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اُس روز چالیس مخلصین نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جماعت کی بُنیاد اور غیر معمولی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے خاکسار نے شرائطِ بیعت پڑھ کر سُنائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی افادیت و اہمیت جو بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ پیش کرکے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی فی زمانہ ضرورت اور احیائے اسلام

اس اجلاس کی دُوسری تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے سب سے پہلے اواخر تیرھویں صدی اور اوائلِ چودھویں صدی کی مذہبی، اخلاقی، اور رُوحانی ابتری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دیگر مذاہب و اقوام تو درکنار خود مُسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ مُسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کرکے موصوف نے بتایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ نہ صرف یہ کہ میں لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بلایا ہے۔ اسی طرح فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

موصوف نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد احیائے اسلام و اقامتِ شریعت بتایا گیا ہے۔ اس مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ طاقتیں اور استعدادیں اور وہ تائیدات و نشانات عطا فرمائے کہ جن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکا۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیائے اسلام پر تفصیلاً روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اعلیٰ و ارفع مقام اور قرآن کریم کی عظمت جس رنگ میں آپؑ نے قائم فرمائی، پُودہ سو سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ عقائد میں جو فتور واقع ہوگیا تھا اس کو آپؑ نے دُور کیا۔ اور واقعاتی لحاظ سے آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل ایسے معجزات و نشانات دُنیا کو دکھائے جو خُدا اور اس کے رسُول صلعم اور دینِ اسلام کے زندہ اور تابندہ ہونے پر روشن دلیل ہیں۔ اسی تعلق میں موصوف نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دینِ اسلام کے احیاء کیلئے تبلیغِ اسلام کا مکمل نظام۔ جدید علمِ کلام اور اتحاد و یگانگت کی رُوح پھُونک کر ایک پاک جماعت کا قیام فرمایا۔

بعد ازاں مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

پڑھ کر محظوظ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور مقام

اِس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی تھی۔ مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے موصوف نے سورہ جُمعہ کی آیات ھو الّذی بعث فی الامّیین رسولًا .... وّاٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کی تلاوت کرکے بتایا کہ اس آیت میں آنحضرت صلعم کی دو بعثتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک "اُمیّین" میں دوسری "آخرین" میں۔ پہلی بعثت میں تو آنحضرت صلعم خود بنفسِ نفیس مبعوث ہوئے اور دُوسری بعثت میں مسیح موعودؑ کا وجود آنحضرت صلعم کے بروز اور ظلِّ کامل کے رنگ میں مبعوث ہُوا۔ اِس لحاظ سے آخرین میں آنے والے وجود کا مقام کوئی معمولی مقام نہیں وہ ایک طرف مثیلِ مسیح ابن مریم ہے تو دُوسری طرف حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور ظلِّ کامل ہے۔ اور آپؑ کا روحانی فرزندِ جلیل ہے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ کا مقام آپؑ کے کارناموں سے بھی عیاں ہیں۔ جو کام ایک نبی اور رسول کے قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں وہ سب آپؑ نے کر دکھائے۔ چنانچہ موصوف نے تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیۂ نفوس کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مختلف انبیاء کے لباس میں اُتارا ہے۔ چنانچہ الہامًا فرمایا جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی یہ خدا کا پہلوان تمام انبیاء کے رنگ میں رنگین ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم قرار دیا ہے۔ اگر اس بات میں کسی کو شک ہو تو وہ مجھے بھی آگ میں ڈال کر دیکھ لے کہ یہ آگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے لئے گلزار بنتی ہے یا نہیں۔

صدارتی خطاب

صدرِ جلسہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا، اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے کہ ذکّر فانّ الذّکری تنفع المؤمنین۔ پس یہ جلسے جو ہماری جماعت میں مختلف دنوں میں منائے جاتے ہیں۔ ان کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ جو لوگ اسلام کی تاریخ، اسلام کی تعلیم۔ حضرت رسولِ کریم صلعم کے اُسوۂ حسنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ۔ صحابہ کی قُربانیوں وغیرہ سے آگاہ ہیں، اُن کے ذہنوں میں پھر یہ باتیں مستحضر ہو جائیں اور جو نئی نسل ہے وہ اس سے واقف ہو۔ تا اُن کی صحیح رنگ میں تربیت ہو۔ اور وہ بھی سلسلہ احمدیہ اور دینِ اسلام کے جاں نثار خُدّام بنیں۔

آنمحترم نے فرمایا، سلسلہ احمدیہ کی ابتدائی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ جماعت کے قیام کے وقت آج سے ۸۹ سال قبل جماعت کی جو حالت تھی وہ بھی ہمارے سامنے ہے اور جو ترقی اس سلسلہ کی آج ہم دیکھ رہے ہیں وہ ہمارے اندر ایک طرف حمد کے جذبات اور دوسری طرف عزم و حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو اس سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کا شرف عطا فرمایا، ہم جو اس پاک

(باقی صلا پر)

خالی فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آ سکتا

انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق و محبت کی چاشنی ہو

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلوص و محبت کا ایمان افروز تذکرہ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خطبہ جمعہ کا پُر معارف اقتباس

ہفتہ زیر اشاعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کوئی تازہ خطبہ جمعہ موصول نہیں ہوا۔ اس لئے افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ایک پُر معارف خطبہ جمعہ کا روح پرور اقتباس نقل کیا جاتا ہے جو حضورؓ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی وفات پر اگست ۱۹۴۱ء بمقام قادیان ارشاد فرمایا ——— (ایڈیٹر بدر)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی وفات اور اُن کے جنازہ کا کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"——— جن دوستوں کو ان کے جنازہ میں شریک ہونے کا موقعہ نہیں ملا اُن کو اب جمعہ کے بعد انشاء اللہ موقعہ مل جائے گا۔ اور چونکہ یہ ایک اہم واقعہ ہے اس لئے

آج کا خطبہ

بھی اسی مضمون کے متعلق پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور جماعت کے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زمانہ میں خدمات کی ہیں ایسی ہستیاں ہیں جو دنیا کے لئے تعویذ اور حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ چونکہ یہ مغربیت کے زور کا زمانہ ہے اس لئے لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ کا کس طرح یہ قانون ہے کہ پاس کی چیز بھی کچھ حصہ ان برکات کا لے لیتی ہے۔ جو حصہ برکات کا اصل چیز کو حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت ہی لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں۔ یہ بات تو ظاہری ہے کہ نبی کی بیویاں نبی نہیں ہوتیں۔ پھر ان کو مومنوں کی مائیں کیوں قرار دیا گیا ہے۔ اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر برکات لے کر آتے ہیں۔ ان کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والا انسان بھی کچھ حصہ ان برکات سے پاتا ہے جو اسے حاصل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں

جب کبھی بارش نہیں ہوتی تھی اور نماز استسقاء ادا کرنی پڑتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے خدا پہلے جب کبھی بارش نہیں ہوتی تھی اور ہماری تکلیف بڑھ جاتی تھی تو ہم تیرے نبی کی برکت سے دعا مانگا کرتے تھے۔ اور تو اپنے فضل سے بارش برسا دیا کرتا تھا۔ مگر اب تیرا نبی ہم میں موجود نہیں۔ اب ہم اس کے چچا حضرت عباسؓ کی برکت سے دعا مانگتے ہیں۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تو ابھی آپ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ بارش برسنی شروع ہو گئی۔

اب حضرت عباسؓ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی عہدے پر قائم نہیں کئے گئے تھے ان کا تعلق صرف یہ تھا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ اور جس طرح بارش جب برستی ہے تو اس کے چھینٹے ارد گرد بھی پڑ جاتے ہیں۔ بارش صحن میں ہو رہی ہوتی ہے تو برآمدہ وغیرہ بھی گیلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کا نبی ہی اس کا نبی تھا مگر اس سے تعلق رکھنے والے اس کی بیویاں۔ اس کے بچے۔ اس کی لڑکیاں۔ اس کے دوست اور رشتہ دار سب ان برکات سے کچھ نہ کچھ حصہ لے گئے۔ جو اس پر نازل ہوتی تھیں۔ کیونکہ یہ خدا کی سُنّت اور اس کا طریق ہے کہ جس طرح بیویاں بچے اور رشتہ دار برکات سے حصہ لیتے ہیں اسی طرح وہ گہرے دوست بھی برکات سے حصہ لیتے ہیں جو نبی کے ساتھ اپنے آپ کو پیوست کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ خدا کی طرف سے

ایک حصنِ حصین

ہوتے ہیں اور دنیا ان کی وجہ سے بہت سی بلاؤں اور آفات سے محفوظ رہتی ہے۔ مجھے جو شعر بے انتہا پسند ہیں۔ ان میں سے چند شعر وہ بھی ہیں جو

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

کے وقت ایک مجذوب نے کہے۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ حضرت جنید بغدادی جب وفات پا گئے تو ان کے جنازہ کے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا۔ اور لاکھوں لوگ اس میں شریک ہوئے اس وقت بغداد کے قریب ہی ایک مجذوب رہتا تھا بعض لوگ اسے پاگل کہتے اور بعض ولی اللہ سمجھتے۔ وہ بغداد کے پاس ہی ایک کھنڈر میں رہتا تھا۔ کسی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ لوگوں سے بات چیت کرتا۔ مگر لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جب جنازہ اٹھایا گیا تو وہ بھی ساتھ ہی ساتھ تھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا وہ جنازہ میں شریک ہوا۔ قبر تک ساتھ گیا اور جب حضرت جنید بغدادی کو لوگ دفن کرنے لگے تو اس وقت بھی وہ اسی جگہ تھا۔ جب لوگ حضرت جنید بغدادی کو دفن کر چکے تو اس نے آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ چار شعر کہے ؎

وَا أَسَفَا عَلٰی فِرَاقِ قَوْمٍ — هُمُ الْمَصَابِيحُ وَ الْحُصُوْنُ
وَالْمُدْنُ وَالْمُزْنُ وَالرَّوَاسِيْ — وَالْخَيْرُ وَالْأَمْنُ وَالسُّكُوْنُ
لَمْ تَتَغَيَّرْ لَنَا اللَّيَالِيْ — حَتّٰى تَوَفَّتْهُمُ الْمَنُوْنُ
فَكُلُّ جَمْرٍ لَنَا قُلُوْبٌ
وَكُلُّ مَاءٍ لَنَا عُيُوْنٌ

اس کے معنے یہ ہیں کہ ہائے افسوس ان لوگوں کی جدائی پر جو دنیا کے لئے سورج کا کام دے رہے تھے۔ اور جو دنیا کے لئے قلعوں کا رنگ رکھتے تھے۔ لوگ ان سے نور حاصل کرتے تھے اور انہی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے عذابوں اور مصیبتوں سے دنیا کو نجات ملتی تھی۔

وہ شہر تھے جن سے تمام دنیا آباد تھی۔ وہ بادل تھے جو سوکھی ہوئی کھیتیوں کو ہرا کر دیتے تھے وہ پہاڑ تھے جن سے دنیا کا استحکام تھا۔ اسی طرح وہ تمام بھلائیوں کے جامع تھے اور دنیا ان سے امن اور سکون حاصل کر رہی تھی۔

ہمارے لئے زمانہ تبدیل نہیں ہوا۔ مشکلات کے باوجود ہمیں چین ملا۔ آرام حاصل ہوا اور دُنیا کے دکھوں اور تکلیفوں نے ہمیں گھبراہٹ میں نہ ڈالا۔ مگر جب وہ فوت ہو گئے تو ہمارے سُکھ بھی تکلیفیں بن گئے اور ہمارے آرام بھی دکھ بن گئے۔

بس اب ہمیں کسی آگ کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے دل خود انگارے بنے ہوئے ہیں اور ہمیں کسی اور پانی کی ضرورت نہیں کیونکہ ہماری آنکھیں خود بارش برسا رہی ہیں۔

یہ ایک نہایت ہی عجیب نقشہ ایک صالح بزرگ کی وفات ہے اور کہنے والا کہتا ہے کہ یہ اشعار اسی مجذوب نے کہے اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔ جب دوسرے دن اس کھنڈر کو دیکھا گیا تو وہ خالی تھا اور مجذوب اس ملک کو ہی چھوڑ کر چلا گیا۔ تو یہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ کے انبیاء کی صحبت حاصل ہوتی ہے یہ لوگ جو انبیاء کا قرب رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کے نبیوں اور اس کے قائم کردہ خلفاء کے بعد دوسرے درجہ پر دنیا کے امن اور سکون کا باعث ہوتے ہیں

یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ لیکچرار ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ خطیب ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ پھر پھر کر لوگوں کو تبلیغ کرنے والے ہوں ان کا وجود ہی

لوگوں کیلئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب

ہوتا ہے۔ اور جب کبھی خدا تعالےٰ کی طرف سے بندوں کی نافرمانی کی وجہ سے کوئی عذاب نازل ہونے لگتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس عذاب کو روک دیتا ہے اور کہتا ہے ابھی اس قوم پر مت نازل ہو کیونکہ اس میں ہمارا ایسا بندہ موجود ہے جسے اس عذاب کی وجہ سے تکلیف ہوگی۔ پس اس کی خاطر دنیا میں امن اور سکون ہوتا ہے مگر یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے یہ تو عام درجہ سے بھی بالا تھے ان کو خدا نے آخری زمانہ کے مامور اور رسل کا صحابی اور پھر ابتدائی صحابی بننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ان کی والہانہ محبت کے نظارے ایسے ہیں کہ دنیا ایسے نظارے صدیوں دکھانے سے قاصر رہے گی۔

تم میں سے بہت ہیں جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عاشق سمجھتے ہیں مگر

عشق کی آگ اپنے دھوئیں سے پہچانی جاتی ہے

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے ان کے دلوں میں سے عشق کی آگ کا جو دھواں اُٹھتا دیکھا وہ اور لوگوں کے دلوں میں سے اُٹھتا نہیں دیکھا۔ اس لئے صرف منہ کے دعویٰ پر یقین نہیں کر سکتے۔ بے شک اتنی بات ہم مان سکتے ہیں کہ کہنے والا اپنے نقطۂ نگاہ سے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا عاشق ہی سمجھتا ہے اور اس میں وہ جھوٹ سے کام نہیں لے رہا۔ مگر موازنہ کرنا تو ہمارا کام ہے اور ہم جنہوں نے پہلوں کی محبت کے نظارے دیکھے اور بعد کے لوگوں کے دعویٰ بھی سُنے، بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان میں سے سچا عاشق کون ہے۔ ورنہ یوں تو ہر شخص اپنی محبت کو دوسروں سے فائق سمجھا ہی کرتا ہے۔

مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہ بھول سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوالیا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بُلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا۔ تو منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے جیب سے

دو یا تین پونڈ نکالے

اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دیدیں۔ اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہوگئی اور وہ چیخیں مار مار کر رونے لگے اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں کچھ حیران سا ہوگیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان کے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اسی طرح وہ کئی منٹ روتے رہے۔ منشی روڑے خاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا اس کے بعد نقشہ نویس ہوگئے۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے۔ اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پُوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی چھٹی ملتی پھر قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا۔ تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آکر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی ہو اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہوگئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپیہ تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کردی۔ اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کرکے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کروں گا

پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اسی طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کرکے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کروں گا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہوگئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو ـــــ یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت طاری ہوگئی اور وہ رونے لگ گئے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہو گئی۔

یہ اخلاص [illegible] کیسا شاندار [illegible] ہے کہ ایک شخص چندے بھی دیتا ہے۔ قربانیاں بھی کرتا ہے۔ مہینہ میں ایک دفعہ نہیں۔ دو دفعہ نہیں [illegible] پڑھنے کے لئے قادیان پہنچ جاتا ہے۔ سلسلہ کے اخبارات بھی خریدتا ہے [illegible] تنخواہ ہوتے [illegible] اس تنخواہ سے بہت زیادہ تنخواہیں وصول [illegible] اس قربانی کا دسواں [illegible] حصہ بھی قربانی نہیں کرتے۔ [illegible] کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ امیر لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سونا پیش کرتے ہیں تو میں ان سے پیچھے کیوں رہوں چنانچہ وہ ایک نہایت ہی قلیل تنخواہ [illegible] سے ماہوار کچھ رقم جمع کرتا اور ایک عرصہ دراز تک جمع کرتا رہتا ہے۔ [illegible] معلوم [illegible] اپنے گھر میں کیا کیا تنگیاں برداشت کی ہوں گی۔ کیا تعجب [illegible] ہے جبکہ [illegible] وہ حضرت مسیح موعود [illegible] کی خدمت میں اشرفیاں پیش [illegible] کی خواہش کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے تو خدا تعالےٰ کی [illegible] اس رنگ میں خوشی حاصل کرنے سے محروم کر دیتی ہے جس رنگ میں [illegible] وہ لینا چاہتا تھا۔ میں نے کئی دفعہ سُنایا ہے کہ

منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بعض غیر [illegible] دوستوں نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمیں تبلیغ کرتے رہتے ہو فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں تم بھی چلو اور ان کی باتوں کا جواب دو۔ منشی روڑے خانصاحب مرحوم کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے دوران ملازمت میں ہی انہیں پڑھنے لکھنے کی جو مشق ہوئی وہی انہیں حاصل تھی۔ وہ کہنے لگے جب ان دوستوں نے اصرار کیا تو میں نے کہا اچھا چلو۔ چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریر کی اور اپنی طرف سے خوب دلائل دیئے جب تقریر کرکے وہ بیٹھ گئے تو منشی روڑے خانصاحب فرماتے تھے۔ میں نے ان سے کہا یہ مولوی ہیں اور میں ان پڑھ آدمی ہوں ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے......

میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ بھی اپنے اندر ایسا ہی عشق رکھتے [illegible] قادیان میں آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملے۔ حضرت [illegible] علیہ السلام ان سے کوئی کام لے رہے تھے اس لئے جب

میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ

کی چھٹی ختم ہوگئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جانے کیلئے اجازت طلب کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوادی۔ مگر محکمہ کی طرف سے جواب آیا کہ چھٹی نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابھی ٹھہرو۔ چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ میں ابھی نہیں آسکتا۔ اس پر محکمہ والوں نے انہیں ڈسمس کر دیا۔ چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں رہنے کے لئے کہا تھا وہ یہاں ٹھہرے رہے پھر جب واپس آگئے تو محکمہ والوں نے یہ سوال اُٹھا دیا کہ جس افسر نے انہیں ڈسمس کیا ہے اس افسر کا یہ حق نہیں تھا کہ انہیں ڈسمس کرتا۔ چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے اور پچھلے مہینوں کی جو وہ قادیان میں گزار گئے تھے، تنخواہ بھی مل گئی۔

اسی طرح

منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے ساتھ واقعہ

پیش آیا۔ جو کل ہی ڈلہوزی کے راستے میاں عطاء اللہ صاحب وکیل سلمہ اللہ تعالیٰ نے سُنایا۔ یہ واقعہ الحکم ۲۸ر اپریل ۱۹۳۴ء میں بھی چھپ چکا ہے۔ اس لئے منشی صاحب کے اپنے الفاظ میں اسے بیان کر دیتا ہوں۔ "میں جب سررشتہ دار ہوگیا اور پیشی میں کام کرتا تھا تو ایک دفعہ مسلیں وغیرہ بند کرکے قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن میں نے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ابھی ٹھہریں۔ پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرمائیں گے۔ اس پر ایک مہینہ گذر گیا ادھر مسلیں میرے گھر میں تھیں کام بند ہوگیا اور سخت خطوط آنے لگے۔ مگر یہاں یہ حالت تھی کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا۔ حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی کہ نہ نوکری کے جانے کا خیال تھا اور نہ کسی باز پرس کا اندیشہ۔ آخر ایک نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا۔ میں نے وہ خط حضرت صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ پڑھا اور فرمایا

لکھ دو آرا نہیں ہوتا۔ میں نے وہی فقرہ لکھ دیا اس پر ایک مہینہ اور گذر گیا۔ تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے۔ پھر آپ ہی گننے لگے اور فرمایا اچھا اب چلے جائیں۔ میں چلا گیا اور کپورتھلہ پہنچ کر لالہ ہرچرن داس مجسٹریٹ کے مکان پر گیا تاکہ معلوم کر دوں کیا فیصلہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا منشی جی آپ کو مرزا صاحب نے نہیں آنے دیا ہوگا۔ میں نے کہا ہاں۔ تو فرمایا کہ ان کا حکم مقدم ہے۔"

...... یہ ایک ایسا گروہ تھا جس نے عشق کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا

کہ ہماری آنکھیں اب پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہو سکتیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں کی کتنی بڑی کمزوریاں، کتنی ہی غفلتیں ہوں۔ لیکن اگر موسیٰؑ کے صحابی ہمارے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں تو ہم ان کے سامنے اس گروہ کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عیسیٰؑ کے صحابی اگر قیامت کے دن اپنے اعلیٰ کارنامے پیش کریں تو ہم فخر کے ساتھ ان کے سامنے اپنے ان صحابہ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور یہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری امت اور مہدی کی امت میں کیا فرق ہے۔ میری امت زیادہ بہتر ہے یا مہدی کی امت زیادہ بہتر ہے تو درحقیقت ایسے ہی لوگوں کی نسبت فرمایا۔ یہ وہ لوگ تھے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور دوسرے صحابہؓ کی طرح ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ

کو ہی دیکھ لو۔ ان کو خدا نے چونکہ خود جماعت میں ایک مقام بخش دیا ہے اس لئے میں نے ان کا نام نہیں لیا۔ ورنہ ان کی قربانیوں کے واقعات بھی حیرت انگیز ہیں۔ آپ جب قادیان میں آئے تو اس وقت بھیرہ میں آپ کی پریکٹس جاری تھی۔ مطب کھلا تھا اور کام بڑے وسیع پیمانے پر جاری تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب آپ نے واپس جانے کی اجازت طلب کی تو آپؑ نے فرمایا کیا جانا ہے آپ اسی جگہ رہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ خود اسباب لینے کے لئے بھی نہیں گئے بلکہ کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر بھیرہ سے اسباب منگوایا۔ یہی وہ قربانیاں ہیں جو جماعتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور ممتاز کیا کرتی ہیں۔ اور یہی وہ مقام ہے جس کو حاصل کرنے کی ہر شخص کو جدوجہد کرنی چاہیئے۔

خالی فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آسکتا

انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو۔ فلسفی اپنی محبت کے کتنے ہی دعوے کرے۔ ایک دلیل بازی سے زیادہ ان کی وقعت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس نے صداقت کو دل کی آنکھ سے نہیں بلکہ محض عقل کی آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے۔ مگر وہ جو عقل کی آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی نگاہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت اور شعائر اللہ کو پہچان لیتا ہے اسے کوئی شخص دھوکہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ دماغ کی طرف سے فلسفہ کا ہاتھ اٹھتا ہے اور دل کی طرف سے عشق کا ہاتھ اٹھتا ہے اور عشق کا بندھن ہی وہ چیز ہے جسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔ فلسفہ سے تم صرف قیاس کرتے ہو اور کہتے ہو کہ فلاں چیز ہے۔ مگر عشق سے تم اس چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہو اور مشاہدہ اور رویت کے مقام کو حاصل کر لیتے ہو جیسے میں نے مثال بھی بتائی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں احمدیت کے خلاف کئی دلائل پیش کئے مگر منشی روڑے خانصاحب مرحومؓ نے ان کو ایک فقرے میں ہی رد کر دیا۔ انہوں نے کہا مولوی صاحب کے دلائل کا جواب تو کسی مولوی سے پوچھیں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ جو چہرہ میں نے دیکھا ہے وہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ

دل کی آنکھ سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشاہدہ کرنے کا نتیجہ تھا۔ اور دل کی آنکھ سے مشاہدہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے بعد فلسفیانہ دلائل انسان کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ تم سورج کو اگر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو تو پھر کوئی لاکھ دلائل دے کہ سورج اس وقت چڑھا ہوا نہیں، تم اس کے دلائل سے متاثر نہیں ہو گے۔ حالانکہ کئی امور ایسے ہیں جن میں انسان دوسروں کے کہنے پر دھوکا کھا جاتا ہے اور شبہ میں مبتلا ہو جاتا ہے مگر سورج دیکھنے کے بعد کوئی شخص اس کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔ خواہ اس کے خلاف اسے ہزاروں دلائل ہی کیوں نہ دیئے جائیں۔ اسی طرح تمہیں اور باتوں میں بے شک دھوکا لگ سکتا ہے مگر کیا کوئی شخص تمہیں یہ بھی دھوکا دے سکتا ہے کہ تمہاری بیوی اور بچے تمہاری بیوی اور بچے نہیں۔ تم کبھی ایسا نہیں سمجھو گے۔ اور اگر کوئی تمہیں اس فریب میں مبتلا کرنا چاہے تو تم اسے دھوکا باز اور بدنیت سمجھو گے۔ اسی طرح جو لوگ عشق کی آنکھ سے دیکھتے ہیں وہ صداقت کا مشاہدہ کر لیتے ہیں اور حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں مگر جو لوگ محض عقل سے کام لیتے ہیں وہ ہمیشہ قیاس آرائیاں کرتے ہیں اور قیاس کرنے والے ٹھوکر کھا جایا کرتے ہیں۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جن کے نقشِ قدم پر جماعت کے دوستوں کو چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہنے والے کہیں گے کہ یہ شرک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ جنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ پاگل پن کی تعلیم دی جاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ پاگل وہی ہیں جنہوں نے اس راستے کو نہیں پایا۔ اور

اس شخص سے زیادہ عقلمند کوئی نہیں جس نے عشق کے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کو پالیا

اور جس نے محبت میں محو ہو کر اپنے آپ کو اس سے وابستہ کر دیا۔ اب اسے خدا سے اور خدا کو اس سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ عشق کی گرمی ان دونوں کو آپس میں اس طرح ملا دیتی ہے جس طرح ویلڈنگ کیا جاتا ہے اور دو چیزوں کو جوڑ کر آپس میں بالکل پیوست کر دیا جاتا ہے مگر وہ جسے محض فلسفیانہ ایمان حاصل ہوتا ہے اس کا خدا سے ایسا ہی جوڑ ہوتا ہے جیسے قلعی کا ٹانکا ہوتا ہے کہ ذرا گرمی لگے تو ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر جب ویلڈنگ ہو جاتا ہے تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے کسی چیز کا جزو ہو۔ پس

اپنے اندر عشق پیدا کرو

اور وہ راہ اختیار کرو جو ان لوگوں نے اختیار کی۔ پیشتر اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو صحابی باقی ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں۔ بے شک ابتدائی گہرا تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے منشی ظفر احمد صاحب آخری صحابی تھے مگر ابھی بعض اور پرانے لوگ موجود ہیں گو اتنے پرانے نہیں جتنے منشی ظفر احمد صاحب تھے ...... مگر پھر بھی یہ جماعت کم ہوتی چلی جارہی ہے اور وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ سے گہرا تعلق اور بے تکلفی رکھتے تھے ان میں سے تو غالباً منشی ظفر احمد صاحب آخری آدمی تھے۔ کپورتھلہ کی جماعت کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو یہ لکھ کر بھیجا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ جس طرح خدا نے ہمیں اس دنیا میں اکٹھا رکھا ہے اسی طرح اگلے جہان میں بھی

کپورتھلہ کی جماعت کو

میرے ساتھ رکھے گا۔ مگر اس سے کپورتھلہ کی جماعت کا ہر فرد مراد نہیں بلکہ صرف وہی لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ دیا۔ جیسے منشی روڑے خاں صاحب تھے یا منشی محمد خاں صاحب تھے یا منشی ظفر احمد صاحب تھے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہزاروں نشانوں کا چلتا پھرتا ریکارڈ تھے۔ نہ معلوم لوگوں نے کس حد تک ان ریکارڈوں کو محفوظ کیا ہے مگر بہرحال خدا تعالیٰ کے ہزاروں نشانات کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ اور آپ کی زبان اور آپ کے کان اور آپ کے پاؤں وغیرہ کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ تم صرف وہ نشانات پڑھتے ہو جو الہامات پورے ہو کر نشان قرار پائے۔ مگر ان نشانوں سے ہزاروں گنے زیادہ وہ نشانات ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی زبان۔ ناک۔ کان۔ ہاتھ اور پاؤں پر جاری کرتا ہے اور ساتھ رہنے والے سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ خدا کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ انہیں اتفاق قرار نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ نشانات ایسے حالات میں ظاہر ہوتے ہیں جو بالکل مخالف ہوتے ہیں اور جن میں ان باتوں کا پورا ہونا بہت بڑا نشان ہوتا ہے۔

پس ایک صحابی جو فوت ہوتا ہے وہ

ہمارے ریکارڈ کا

ایک ایک رجسٹر ہوتا ہے جسے ہم زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔ اگر ہم نے ان رجسٹروں کی نقلیں کر لی ہیں تو یہ ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے اور اگر ہم نے ان کی نقلیں نہیں کیں تو یہ ہماری بدقسمتی کی علامت ہے۔

بہرحال ان لوگوں کی قدر کرو۔ ان کے نقشِ قدم پر چلو۔ اور اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آسکتا۔ وہی ایمان کام آسکتا ہے جو مشاہدہ پر مبنی ہو۔ اور مشاہدہ کے بغیر عشق نہیں ہو سکتا۔ جو شخص کہتا ہے کہ بغیر مشاہدہ کے اسے محبت کامل ہو گئی ہے وہ جھوٹا ہے۔ مشاہدہ وہی ہے جو انسان کو عشق کے رنگ میں رنگین کرتا ہے اور اگر کسی کو یہ بات حاصل نہیں تو وہ سمجھ لے کہ فلسفہ انسان کو محبت کے رنگ میں رنگین نہیں کر سکتا۔ فلسفہ دوئی پیدا کرتا ہے۔"

(منقول از اصحابِ احمدؑ مؤلفہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ جلد چہارم صفحہ ۸۷ تا ۹۱)

محترم جناب امام رفیق صاحب کا اعزاز

لندن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق مبلغ انچارج و امام مسجد لنڈن کو آئندہ سال کے لئے روٹری کلب آف وانڈزورتھ کا نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ توقع ہے اگلے سال موصوف بلامقابلہ صدر منتخب کر لئے جائیں گے۔

دعا ہے کہ محترم امام صاحب کا یہ اعزاز خود ان کے لئے اور جماعت کے لئے موجب برکت ہو۔ آمین!

(ایڈیٹر بدر)

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

قسط نمبر (۲)

حالاتِ حاضرہ کے متعلق قرآنِ کریم واحادیث کی پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
مدراس :-

یاجوج ماجوج

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خروجِ دجال کی سیاسی صورت ظہور یاجوج ماجوج بتائی ہے۔ یاجوج ماجوج کے الفاظ اجیج سے نکلے ہیں اجیج کے معنی آگ بھڑکانے کے ہیں۔ یاجوج ماجوج کے الفاظ ایسی قوموں پر دلالت کرتے ہیں جو ایسی طاقتیں رکھیں گے کہ آتشیں اسلحہ کے استعمال سے دنیا پر غلبہ پائیں گی چنانچہ حضرت امام راغب اپنی کتاب مفردات میں لکھتے ہیں کہ یہ دو ایسی قومیں ہیں جو جلتی ہوئی آگ سے کام لیں گی یاجوج ماجوج کے بارے میں خدا تعالےٰ یوں بیان فرماتا ہے:-

حتی اذا فتحت یاجوج و ماجوج وھم من کلّ حدب ینسلون واقترب الوعد الحق فاذا ھی شاخصة ابصار الّذین کفروا یٰویلنا قد کنّا فی غفلةٍ من ھذا بل کنّا ظٰلمینَ۔

(الانبیاء ع ۷)

یعنی "یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر پہاڑی اور ہر سمندر کی ہر لہر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے اور خدا کا سچا وعدہ قریب آجائے گا تو اس وقت کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ کہیں گے کہ ہم پر افسوس کہ ہم تو اس دن کے متعلق سخت غفلت میں پڑے رہے بلکہ ہم لوگ تو ظالم تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یاجوج ماجوج کا تعین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ خدا نے مجھے سمجھایا ہے یاجوج ماجوج وہ قوم ہے جو تمام قوموں سے زیادہ دنیا میں آگ سے کام لینے میں استاد بلکہ اس کام کی موجد ہے اور ان ناموں میں اشارہ ہے کہ ان کے جہاز، ان کی ریلیں، ان کی کلیں، آگ کے ذریعہ سے چلیں گی اور ان کی لڑائیاں آگ کے ذریعہ سے ہوں گی اور وہ آگ سے خدمت لینے کے فن میں تمام دنیا کی قوموں سے فائق ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے وہ یاجوج ماجوج کہلائیں گے۔ سو وہ یورپ کی قومیں ہیں"۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۸۲)

یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہیں جن میں سے ایک انگریز اور دوسرے روسی ہیں۔ یہ دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں یعنی اپنی خداداد طاقتوں کے ساتھ فتحیاب ہوتی جاتی ہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کی تصدیق بائیبل سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت حزقیئل نبی فرماتے ہیں:-

"اے آدم زاد تو جوج کے خلاف نبوّت کر اور کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے دیکھ اے جوج روس اور مسک اور توبال کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں"۔

(حزقیئل باب ۳۸)

"میں یاجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت رکھتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں"۔

یاجوج ماجوج کے خروج کے بارے میں حضرت رسول کریم صلعم نے جو پیشگوئی فرمائی وہ اتنی ایمان افروز ہے کہ اس زمانہ کے سیاسی حالات کا بالکل نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب ہم اس پیشگوئی کو پڑھتے ہیں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حیران ہو جاتے ہیں کہ حضرت مخبر صادق صلعم نے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل کس واضح رنگ میں اس زمانہ کے حالات اور انقلابات کا نقشہ کھینچ کر ہمیں بتایا ہے چنانچہ حضور صلعم فرماتے ہیں:-

ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیمرّ اوائلھم علی بحیرة طبریّةٍ فیشربون ما فیھا ویمرّ اٰخرھم فیقولوا لقد کان بھذہٖ مرّةً ماء ثم یسیرون حتّی ینتھون الی جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من علی الارض ھلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشّابھم الی السّماء فیردّ اللہ علیھم نشّابھم مخضوبةً دمًا۔

(مشکوٰۃ)

یعنی خدا تعالےٰ یاجوج ماجوج کو مبعوث فرمائے گا اور وہ ہر پہاڑ اور سمندروں کی لہروں پر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے اس کا پہلا حصّہ بحیرہ طبریہ سے گذر کر اس کا پانی پئے گا اس کے بعد اس کا دوسرا حصّہ فلسطین کے جبل الخمر تک آئے گا پھر اس کے بعد وہ کہیں گے کہ ہم نے ساری زمین یعنی اہلِ زمین کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے پس آؤ اب ہم آسمانی طاقتوں کو زیر کریں۔ اسی ارادے سے وہ آسمان کی طرف اپنا تیر پھینکیں گے اللہ تعالےٰ ان کے تیروں کو ان پر خون کی طرح سرخ رنگ میں لوٹا دے گا گویا وہ اس وہم میں مبتلا ہوں گے کہ ہم آسمان والوں پر بھی غالب آئیں گے۔

اس حدیث کے مطابق آج ساری دنیا میں یاجوج ماجوج کی طاقت مسلّط ہے یاجوج ماجوج کا اگلا حصّہ بحیرۂ طبریہ آکر اس کا پانی پئے گا مطلب یہ ہے کہ فلسطین کے TABERIAS شہر کے مشرق میں ایک بہت بڑی جھیل ہے ۱۲ میل لمبا یہ جھیل بحر الجلیل Sea of Galeelee کے نام سے موسوم ہے اس کا پانی پینے سے یہ مراد ہے کہ اس علاقہ کے Petroleam پر اس کا قبضہ ہوگا۔ اس کا دوسرا حصّہ جبل الخمر پر آجائے گا۔ پھر یہ جبل الخمر یعنی شراب کے پہاڑ کے نام سے کوئی مقام یا پہاڑ نہیں ہے اس صورت میں ہمیں اس کی تعبیر کرنی پڑے گی۔ علم تعبیر کی رو سے 'جبل' سے مُراد حکومت ہے اور 'الخمر' سے مُراد ناجائز طور پر حاصل کی ہوئی چیز اس طرح جبل الخمر سے ناجائز طور پر حاصل کی گئی حکومت مُراد ہے چنانچہ یاجوج ماجوج یعنی روس اور امریکہ وغیرہ طاقتوں کے خفیہ منصوبے سے ہی فلسطین میں یہودیوں کی حکومت اسرائیلی سٹیٹ ناجائز طریقہ سے قائم کی گئی ہے۔

اس حدیث میں اوائل یعنی اگلے حصّہ سے مُراد انگریز اور اواخر یعنی پچھلے حصّہ سے مُراد روس ہے اس لئے کہ اس علاقہ میں سب سے پہلے انگریزوں نے قدم جمائے تھے اس کے بہت عرصہ کے بعد حال ہی میں روس نے اس علاقہ میں عملی دلچسپی لی تھی۔

حضرت مخبر صادق صلعم نے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل یاجوج ماجوج کے ذریعہ عربوں کے لئے ایک بہت بڑے شر اور پریشانی کی خبر من شرِّ ما خلق کی خبر دی تھی جو صحیح بخاری میں مرقوم ہے:-

عن زینب بنت جحش انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا یومًا فزعًا یقول لا الٰہ الّا اللہ ویلٌ للعرب من شرٍّ قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھٰذہٖ وحلّق باصبعیہ الابھام والّتی تلیھا قالت زینب بنت جحش فقلتُ یا رسول اللہ افنھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث

(صحیح بخاری باب یاجوج وماجوج جلد ۲ صفحہ ۱۵۵)

یعنی حضرت ام المؤمنین زینب بنت جحش روایت فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت رسولِ کریم صلعم ان کے پاس نہایت گھبراہٹ کی حالت میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ عربوں کو ایک بہت بڑے شر کا سامنا ہوگا جو قریب آگیا ہے۔ آج رؤیا میں دیکھا کہ یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا ہے۔ حضورؐ نے انگوٹھے اور ساتھ کی انگلی کے برابر حلقہ بنا کر دکھایا حضرت زینبؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو حضورؐ نے فرمایا ہاں جب گندے لوگ زیادہ ہو جائیں گے

تو ایسا ہی ہوگا۔

اس فرمانِ نبوی کے مطابق عربوں کے لئے اس شر کا آغاز ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں یہودی اسٹیٹ قائم ہونے کے ساتھ ہوا۔ لاکھوں کی تعداد میں عربوں کو جلاوطن کیا گیا۔ اس کے بعد ۱۹۶۷ء میں یہودیوں اور عربوں کی جنگ میں عربوں کو بہت بڑی ہزیمت اُٹھانی پڑی۔ فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کے بعد اس حکومت کی طرف سے دنیا میں منتشر یہودی اقوام کو اسرائیلی سٹیٹ میں آباد ہونے اور اس طرح یکجا ہونے کی دعوت دی گئی چنانچہ اس دعوت پر ہندوستان اور دیگر ممالک سے ہزاروں کی تعداد میں یہودی فلسطین میں جاکر آباد ہوئے پچھلے چند سالوں میں صرف روس سے ۵۰ ہزار یہودی فلسطین میں آباد ہوئے۔ یہودی حکومت کی طرف سے شائع ہونے والے رسالہ

ISRAEL NEWS

کی ۱۵ اپریل ۷۲ء کے مطابق پچاس کے قریب زبانیں بولنے والے ایک صد سے زائد ملکوں سے یہودی جاکر وہاں آباد ہوئے یہودیوں کی انتشاری کیفیت اور اس کے بعد ان کے اکٹھے ہونے کی پیش خبری قرآن کریم نے قبل از وقت دی تھی اس سلسلہ میں قرآن کریم فرماتا ہے:۔

فاذا جاء وعد الاخرة جئنا بكم لفيفا

(بنی اسرائیل آیت ۱۰۵)

یعنی تمہارے انتشار اور جلاوطنی کی کیفیت کے بعد جب وعدۂ آخرت آئے گا تو پھر تم کو مختلف ملکوں سے اکٹھا کر کے ارض مقدس میں واپس لایا جائے گا۔

بہرحال فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام اور اس کے بعد کے حالات میں یاجوج ماجوج ہی کی پشت پناہی کارفرما ہے اور عربوں کی یہ تباہیاں اور پریشانیاں درحقیقت یاجوج ماجوج کے ہاتھوں پہنچی ہیں ایک طرف امریکہ اور انگلستان ہیں تو دوسری طرف روس ہے اور ان دونوں کے باہمی اتفاق سے ہی یہ اسرائیلی حکومت قائم ہوئی تھی اور عربوں کو خطرناک حالات سے دوچار ہونا پڑا تھا۔

بہرحال جو کچھ اب تک ہوا الٰہی نوشتوں کے مطابق ہوا ہے ان ہی الٰہی نوشتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالت وقتی نوعیت کی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل بہت ہی شاندار اور درخشندہ ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر انّ الارض يرثها عبادي الصالحون (انبیاء آیت ۱۰۶)

یعنی ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدسہ (فلسطین) کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

چنانچہ زبور باب ۳۷ آیت ۲۹ میں لکھا ہے کہ صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ارض مقدسہ پر یہود کے اس عارضی قبضہ کے بعد اس پر مسلمانوں کا قبضہ کیوں کر ہوگا اور یہود کا مستقبل کیا ہے اس کے بارے میں مسلم شریف کی یہ پیشگوئی قابل توجہ ہے:۔

لا تقوم الساعة حتّى يقاتل اليهود فيقتلهم المسلمون حتى يختبئ اليهود من وراء الحجر والشجر فيقول الحجر والشجر يا مسلم يا عبدالله هذا يهودي خلفي فتعال فاقتله

اس حدیث کے مطابق رسول کریم صلعم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ یہودیوں کے ارض مقدسہ پر قبضہ کے بعد خدا تعالیٰ مسلمانوں کو پھر غلبہ عطا فرمائے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چن چن کر چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ ان الارض یرثها عبادی الصالحون کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لازماً اس کے معنی یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور لازماً اس کے معنی ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے۔ اور لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو U.N.O کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں ....

.... سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصالحون۔ محمد رسول اللہ صلعم کی اُمت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ H بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے"۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم ص۵۷۶)

سپوٹنک! میں یاجوج ماجوج والی پیشگوئی میں ان دونوں طاقتوں کا فلسطین پر قبضہ کرنے کے اور اہل زمین پر اپنا اثر و رسوخ قائم کرنے کے بعد آسمانی قوتوں کو مٹا دینے کے لئے آسمان کی طرف تیر پھینکنے کے تعلق میں حضرت نبی اکرم صلعم کی ایک حدیث سنا رہا تھا چنانچہ یہ پیشگوئی بھی امریکہ اور روس کی طرف سے کی جانے والی راکیٹ بازی سے پوری ہوگئی ہے۔

فضائے آسمانی پر تحقیق کرنے اور اس کو اپنے زیر کرنے کے لئے یاجوج اور ماجوج نے یعنی روس اور امریکہ نے باہمی تعاون سے ۱۹۵۷ء میں ایک مشترکہ مہم کا آغاز فرمایا اس مشترکہ محاذ کا انہوں نے

International geophysical co operation

نام رکھا اس کے مطابق سب سے پہلے روس نے مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو فضائے آسمانی کی طرف Sputnik نامی ایک راکٹ بھیجا یاد رہے کہ راکٹ کو عربی لغت "القاموس العصری" میں نار سہم آگ کا تیر کہا گیا ہے جب پہلی دفعہ روس کا راکٹ اپنا مہم کامیابی سے سر کر کے زمین پر واپس آیا تو ماسکو ریڈیو نے متعدد دفعہ یہ اعلان کیا تھا کہ ہم نے سارے آسمان کی چھان بین کی ہے لیکن مذہبی لوگ جس خدا کی عبادت کرتے ہیں ان کا نام و نشان ہمیں نظر نہیں آیا۔

اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد صاحب مرحوم اپنے اخبار صدق میں فرماتے ہیں:۔

"یہ جدت یعنی راکٹ کے ذریعہ خدا کی تلاش تو شروع سے دجال اور یاجوج ماجوج کے لئے مخصوص چلی آ رہی تھی کہ اسی آسمان کی طرف ہوائی جہاز چھوڑ دیں گے یا تیر چلائیں گے راکٹ اور میزائیل کے صحیح ترجمے یہی ہو سکتے ہیں اور پھر فتحمندی کے نعرے لگائیں گے کہ ہم نے نعوذ باللہ خدا کا خاتمہ کر دیا ہے حدیث کا قرب قیامت والا لٹریچر روایتی حیثیت سے استناد کے جس مرتبہ پر بھی ہو بہرحال اس قسم کی پیش خبریوں سے بھرا پڑا ہے اور ابھی تو اس سلسلہ کی بہت سی منزلیں طے کرنا باقی ہیں۔"

(صدق جدید ۱۲ فروری ۱۹۵۹ء)

جی ہاں یہ یاجوج و ماجوج اس سلسلہ میں بہت سی منزلیں طے کرتے ہوئے چاند پر انسان کو بھیجنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اب آگے کی منزلوں کی تلاش میں سرگرم عمل ہیں چنانچہ اس طرح آج سے ۱۴۰۰ سال قبل حضرت رسول کریم صلعم کی فرمائی ہوئی پیشگوئیاں نہایت شاندار رنگ میں پوری ہو رہی ہیں

(باقی)

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

مورخہ ۲۵ مارچ ۷۸ء کو مکرم محمد ابراہیم خان صاحب آف جڑچرلہ (حیدرآباد) کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی موصوف مورخہ ۲۴/۳/۷۸ کی صبح کو اپنی شادی کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے اور اسی روز بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کا اعلان محترمہ امۃ العلیم صاحبہ بنت مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ ۲۰۰۰/- روپے حق مہر فرمایا اور اگلے روز مورخہ ۲۵/۳ کو مقامی طور پر ہی تقریب شادی عمل میں آئی چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد درویشان کرام کثیر تعداد میں بصورتِ برات مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش کے مکان پر تشریف لے گئے یہاں پر بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۷/۳/۷۸ کو مکرم محمد ابراہیم خان صاحب نے دعوتِ ولیمہ دی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعث برکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

مکرم محمد ابراہیم خان صاحب نے خوشی کے اس موقع پر مبلغ ۱۲۰/- روپے درویش فنڈ ۱۰/- روپے اعانت بدر ۱۰/- روپے شادی فنڈ اور ۱۰/- روپے بطور صدقہ ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

ایڈیٹر بدر

درخواستِ دعا

خاکسار کی بہو عزیزہ شمیمہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ پیٹ میں السر کی وجہ سے داخل ہسپتال ہیں ڈاکٹر نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں عزیزہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کرام دردِ دل سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ کا اپریشن کامیاب کرے اور صحتِ کاملہ سے بچوں کے سر پر سلامت رکھے آمین خاکسار شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کشمیر کی تواریخ میں ایک پیغمبر کا ذکر

سری نگر محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مدفون ہیں

از مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر

کشمیر کی تواریخ میں ایک پیغمبر کا ذکر موجود ہے اس پیغمبر کا نام یوز آصف بتایا گیا ہے تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ پیغمبر گذشتہ زمانے میں اہل کشمیر کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے ریاضت و عبادت بہت کرتے تھے بعد وفات محلہ انزمرہ میں مدفون ہوئے چنانچہ لکھا ہے۔

"در جوار ایشان سنگ قبرے واقع شدہ در عوام مشہور است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ در زمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود این مکان بمقام پیغمبر معروفست۔ در کتابے از تواریخ دیدہ شد کہ بعد قصہ دور و دراز حکایتی مینویسد کہ یکے از سلاطین زادہ ہا براہ زہد و تقوے آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود و بعد رحلت در محلہ انزہ مرہ آسود در آں کتاب نام آں پیغمبر را یوز آصف نوشت انزی مرہ خانیار متصل واقعست اکثر اصحاب کمال خصوصاً مرشد راقم و خدمت ملا عنایت اللہ شال میضر مودند کہ ازیں مکان وقت زیارت فیوض و برکات نبوت ظاہر میشود والعلم عنداللہ۔"

ترجمہ:۔ حضرت سید نصیر الدین خانیاری رح کے مقبرہ کے پاس ایک قبر کا پتھر ہے۔ عوام میں مشہور ہے کہ یہاں کوئی پیغمبر مدفون ہیں۔ جو گذشتہ زمانے میں کشمیر میں مبعوث ہوئے تھے۔ یہ جگہ "مقام پیغمبر" نام سے معروف ہے۔ تاریخ کی کتب میں دیکھا گیا کہ دور دراز قصہ کے بعد لکھا ہے کہ کسی شہزادہ نے زہد و تقویٰ کی راہ اختیار کرکے عبادت و ریاضت کافی کی پھر وہ اہل کشمیر کے لئے بحیثیت رسول مبعوث ہو کر یہاں آیا اور لوگوں کو دعوت حق دینے میں مشغول ہوا۔ اور وفات پاکر محلہ انزہ مرہ میں مدفون ہوا۔ اس کتاب میں اس پیغمبر کا نام یوز آصف لکھا ہے (محلہ) انزی مرہ خانیار کے پاس ہے اکثر اصحاب کمال خصوصاً راقم کے مرشد عالیمقام اور جناب عنایت اللہ شال کہتے ہیں کہ زیارت کے وقت اس جگہ سے نبوت کے فیوض و برکات ظاہر ہوتے ہیں۔ والعلم عنداللہ۔

(تاریخ کشمیر اعظمی مصنفہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری کشمیری صہ ۸۲)

اسی طرح حضرت سید نصیر الدین خانیاری سے متعلق اسرار الاخیار میں لکھا ہوا ہے۔

"کہ آپ (سید نصیر الدین) بڑے سیدوں اور زمانے کے چنے ہوئے خدا دوستوں میں سے تھے — محلہ خانیار میں اس بزرگوار کی قبر فیض برکت اور انوار الٰہی کی جگہ ہے۔ اُن کی قبر کی ہمسائیگی میں ایک قبر کا لوح مزار نمودار ہے کہتے ہیں کہ یہ ایک پیغمبر کی قبر ہے جو پرانے زمانہ میں کشمیر کے لوگوں پر بھیجا گیا تھا۔"

(اسرار الاخیار صہ ۹)

اس اقتباس میں بھی ایک پیغمبر کا جو کشمیر میں آئے ذکر ہے۔

تاریخ حسن جلد سوئم میں مصنف حسن شاہ صاحب کھویہامی اپنے والد بزرگوار عبد الرسول شیوا کا آنکھوں دیکھا حال ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

میں (والد بزرگوار مصنف تاریخ حسن) طالب علمی کے دنوں میں اپنے اُستاد ملا عبد اللہ کے ساتھ سلیمان پہاڑی شنکر اچاریہ پر گیا تھا۔ اور مندر کی دیوار کے ایک پتھر پر خط ثلث میں لکھا ہوا دیکھا کہ یوز آصف نامی ایک جوان مصر سے آکر پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اور ساتھ ہی لکھتے ہیں .... جب لاہور کے سکھ کشمیر پر قابض ہو گئے مخالف لوگوں نے ذاتی تعصب کی بناء پر پتھر پر جو عبارت کندہ تھی مٹادی۔ چنانچہ اس عبارت کے حرفوں کے نشان ابھی موجود ہیں (ترجمہ از فارسی)

قابل غور کشمیر کی تواریخ میں یوز آصف نامی پیغمبر کا یہ جو ذکر موجود ہے یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں کہ اُسے نظر انداز کر دیا جائے بلکہ یہ مسئلہ قابل غور بھی ہے اور قابل حل بھی کیونکہ اہل کشمیر میں سے بعض بزرگان کا یہی خیال رہا ہے کہ یہ پیغمبر دو ہزار سال پہلے کشمیر میں آیا ہے قرآن حکیم میں بعض پیغمبروں کا ذکر موجود ہے مختلف مذاہب نے اپنے اپنے انبیاء کے بارہ بہت کچھ رقم فرمایا ہے تواریخ میں انبیاء کا ذکر ہے لیکن یوز آصف پیغمبر کا ذکر صرف تواریخ کشمیر میں ہی کیوں ہے یہ معاملہ قابل حل ہے بانی اسلام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ صد سال قبل حضرت عیسیٰؑ دنیا میں مبعوث ہوئے اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا غرض دو ہزار سال کے درمیان حضرت عیسیٰؑ اور آنحضور صلعم کے سوا کوئی اور پیغمبر آیا ہی نہیں پھر یہ یوز آصف نبی ہے کون؟ اس کی تحقیقات ازبس ضروری ہے حق بات یہ ہے کہ یوز آصف دراصل حضرت عیسیٰؑ ہی ہیں جو اس نام سے یہاں مشہور ہوئے کیونکہ تاریخ سے واضح ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰؑ کے خون کے پیاسے تھے اپنے زعم میں یہود نامسعود نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر مار کر (نعوذ باللہ) لعنتی بنا دیا۔ لیکن خدا تعالےٰ جو بہت ہی قدرتوں والا ہے اس نے یہودیوں کے اس ناپاک منصوبے کو خاک میں ملا دیا حضرت عیسیٰؑ صلیب پر سے زندہ اُترے۔ بے ہوش ہوئے۔ علاج معالجہ کے بعد اپنے حواریوں سے ملے اور پھر تنہا مشرق میں ہجرت کر گئے۔ کشمیر آئے اور دعوتِ حق میں مشغول ہوئے چونکہ خدا کے پیغمبر تھے۔ اپنا نام بتانا ضروری تھا۔ لہٰذا اپنے نام کا مطلب یعنے معنوی نام یوز آصف اختیار کیا جو دو لفظوں یوز اور آصف پر مشتمل ہے یوز سے یسوع اور آصف کا معنی ہے جمع کرنے والا۔ پس مطلب ہوا۔ "یسوع جمع کرنے والا" اور مشرق میں حضرت عیسیٰؑ یہی غرض لے کر آئے تھے یعنے کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے تو بات عیاں ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنا یہ نام اس لئے اختیار کیا ہوگا تاکہ یہود نامسعود پھر کوئی شرارت نہ کریں والعلم عنداللہ۔

غرض یوز آصف پیغمبر دراصل حضرت عیسیٰؑ ہی ہیں جس کی تصدیق مندرجہ ذیل کتب کے بیانات سے ہوتی ہے۔ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھوشیہ مہاپران اور تاریخ کشمیر قلمی سے ہوتی ہے ان دونوں کتابوں کے اقتباسات مع ترجمہ جماعت کے کتب میں بارہا درج ہو چکے ہیں اور "حضرت مسیح مشرق میں" نامی ٹریکٹ شائع کردہ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھی دونوں حوالے درج ہیں وہاں سے ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں دونوں حوالہ جات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت یوز آصف حضرت عیسیٰؑ ہی ہیں چنانچہ بھوشیہ مہاپران کے مطلوبہ اقتباس کی آخری سطور اس طرح ہیں:۔

"راجہ نے اس سے پھر پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میرا مذہب محبت و صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے اور اسی لئے میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا اس کے بعد راجہ آداب بجالایا اور واپس ہوا۔"

تاریخ کشمیر کا مصنف لکھتا ہے۔

"میں نے ہندوؤں کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ وہ صاحب حضرت عیسیٰ روح اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے اور نام یوز آصف بھی پایا تھا خدا بہتر جانتا ہے۔"

ان دونوں کتب کے بیانات کے بعد مزید کسی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں کہ یوز آصف حضرت عیسیٰؑ کا ہی دوسرا نام ہے۔

یوز آصف کے بارہ میں کچھ اور نظریات

حضرت یوز آصف جن کا ذکر اوپر آچکا ہے جن کا مدفن محلہ انزی مرہ خانیار میں حضرت سید نصیر الدین صاحب خانیاری رح کے پاس ہے کے بارہ میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حضرت عیسیٰؑ نہیں بلکہ سفیر مصر ہیں۔ جن کو بادشاہ مصر نے سلطان زین العابدین عرف بڈشاہ (بادشاہ کشمیر) کے پاس بطور سفیر مقرر کر کے بھیجا تھا یہ لوگ بھی تاریخی ثبوت دیتے ہیں چنانچہ ان لوگوں کی طرف سے تذکرۃ الاولیاء کشمیر (تاریخ حسن جلد سوئم) کا حوالہ صہ ۵ دیتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یوز آصف اولاد موسیٰ علیہ السلام میں سے تھے چنانچہ لکھا ہے۔

"ملا احمد علامہ در تاریخ خود می نگارد کہ یوز آصف پیغمبر زادہ در عہد زین العابدین از مصر آمدہ در ینجا ماند تحقیق است کہ یوز آصف از احفاد حضرت موسیٰ پیغمبر بودہ است"

(اسرار الاخیار)

غرض وہ لوگ جو حضرت یوز آصف پیغمبر کو سفیر مصر کہتے ہیں ان کے پاس بھی تاریخی ثبوت ہیں جن کو وہ پیش کرتے ہیں:۔

ایسے حضرات کے لئے عرض ہے کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ یوز آصف اہل کشمیر کیلئے بحیثیت رسول آئے اور وہ دعوت حق میں مشغول رہے اور یہ بھی واضح ہے کہ یوز آصف حضرت عیسیٰؑ ہی تھے اس بارہ میں ایسے حضرات کو طعن و تشنیع اور دنگا فساد کو چھوڑ کر حقیقت کو جاننے کے لئے کوشاں ہونا چاہیے یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کو نہ چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ ہی یہ دب سکتا ہے بلکہ ہم تو کشمیر کے اہل بصیرت اور محقق دوستوں سے گذارش کریں گے کہ اس بارہ میں تحقیقات کو عروج بخشا جائے۔ تاکہ حقیقت لوگوں پر واضح ہو جائے جماعت احمدیہ نے اس مسئلے پر بہت لٹریچر شائع کیا ہے ہمارے محبوب آقا! امام عصر حاضر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" ایک ایسی کتاب ہے جو القاءِ الٰہی پر لکھی گئی

ہے۔ اس سے پوری حقیقت واضح ہو جاتی ہے اسی طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی کتاب "قبر مسیح" اور محترم عبد العزیز صاحب ایڈیٹر روشنی سرینگر کی کتاب "مسیح کشمیر میں" اس بارہ میں کافی ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں ان کتب کو کثرت سے شائع کرنا بہت مفید ہے ان کتب سے حضرت مسیحؑ کا کشمیر آنا۔ اور یوز آصف کی حقیقت روز روشن کی طرح آشکار ہو جاتی ہے اور وہ لوگ جو حضرت یوز آصف کو حضرت مسیحؑ نہیں مانتے ان کی غلط فہمی ان کتب کے مطالعہ سے دور ہو سکتی ہے۔

کتاب مسیح ہندوستان میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "مسیح ہندوستان میں" نامی محققانہ کتاب القاء الٰہی کے تحت لکھی ہے۔ اس کتاب کے لکھنے میں حضور علیہ السلام نے کسی سے مدد طلب نہیں فرمائی اور نہ ہی یہ کسی کی تحقیق ہے بلکہ یہ خود حضرت صاحب کی اپنی تحقیق ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مامور ہونے کا دعویٰ تھا اگر انہوں نے اس بارہ میں کسی سے مدد لی ہوتی تو ضرور اُس کا ذکر کرتے جب کہ آپ نے ایسا اصول اپنایا ہے جو آپ کی کتب سے عیاں ہے مخالفین کا یہ دعویٰ کہ حضرت مرزا صاحب نے قبر مسیح کا انکشاف کسی شخص "زید یا بکر" کی تحقیقات کی بناء پر کیا ہے غلط اور بے بنیاد ہے کتاب "مسیح ہندوستان میں" لکھکر حضرت صاحب نے چار باتوں کا انکشاف فرمایا۔

۱ - حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں مرے بلکہ زندہ اُترے۔

۲ - حضرت مسیحؑ نے ہجرت کرکے مشرق کا سفر اختیار فرمایا۔

۳ - آپ وارد کشمیر ہوئے۔

۴ - آپ کا مدفن خانیار میں ہے۔

یہ چاروں انکشافات ایسے وقت میں حضورؑ نے فرمائے جبکہ اہل دنیا نے آپ کی اِن باتوں کا مذاق اُڑایا۔ لیکن زمین و آسمان گواہ ہیں کہ یہ سب باتیں دنیا نے اب تسلیم کرنی شروع کر دی ہیں بلکہ موافقین کیا مخالفین بھی کہہ رہے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ سب باتیں مبنی بر حق ہیں۔ اب ہم ان لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا حضرت بانی احمدیتؑ نے یہ سب انکشافات کسی کی تحقیقات کی بناء پر کئے ہیں یا یہ اُن کی خود اپنی تحقیقات تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ سب اُن کی اپنی تحقیقات ہیں۔ اور اس امر کا انکشاف کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی الہام کی بنا پر فرمایا۔ اور پھر حضرت مسیح ناصری کی قبر کی سرینگر میں جو نشاندہی فرمائی ہے اس کا بھی اصل ماخذ و منبع اعلام الٰہی ہے اگرچہ کہ کشمیر وغیرہ کی قدیم تاریخی کتب میں مبہم یا غیر مبہم رنگ میں "یوز آصف" یا یسوع مسیح کی کشمیر میں آمد کا ذکر ملتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کو ان شواہد سے مزین فرمایا ہے لیکن آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر غیر مبہم الفاظ میں ایک طرف مسیح ناصری کی وفات کا اور دوسری طرف ان کی قبر کے سرینگر میں ہونے کا دنیا میں اعلان فرمایا۔ پس یہ خیال کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ تحقیق نئی نہیں یا دوسروں کی تحقیقات پر مبنی ہے سراسر غلط ہے۔

نہ صرف یہ بلکہ حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام نے کتاب "مسیح ہندوستان میں" لکھ کر اس تحقیقات کی ابتداء کی تھی اور واضح رنگ میں فرمایا تھا کہ یہ ابتداء ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بہت سارے ثبوت بہم فرمائے گا۔

چنانچہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سارے ثبوت مل گئے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ کہاں تک چلے گا یہ اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے ہر دن جو آتا ہے وہ نئی تحقیق لاتا ہے ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء مبارک کہ خنزیر قتل ہوگا اور صلیب ٹوٹ جائے گی بہر حال پورا ہونا ہے۔

اب ہم اپنے اصل مضمون کی طرف پھر عود کرتے ہیں کہ جو لوگ یوز آصف پیغمبر کو سفیر مصر کہتے ہیں اُن کو غور کرنا چاہیے کہ یوز آصف کے بارہ میں پیغمبر کا لفظ تقریباً ہر تاریخ میں درج ہوا ہے آخر اس لفظ میں کیا راز ہے جب کہ اس کے ساتھ لفظ رسالت بھی آیا ہے اور پھر سفیر کو لوگوں میں دعوت حق سے کیا واسطہ پھر تاریخ حسن کا بیان کہ "یہاں ایک نبی مدفون ہے جو قدیم وقتوں میں کشمیر کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوا تھا" بھی قابل غور ہے۔

غرض یوز آصف کا لفظ جو تواریخ کشمیر میں آیا ہے یہ قابل غور ہے اس بات سے اہل کشمیر کو انکار نہیں ہے یوز آصف پیغمبر گذشتہ زمانے میں کشمیر میں مبعوث ہوئے تھے ہاں اختلاف تعین شخصیت میں ہے تاریخ ہی آپ کو حضرت عیسیٰؑ کہتی ہے اور تاریخ سے ہی یہ پتہ لگتا ہے کہ آپ سفیر تھے جو سلطان زین العابدین (شاہ کشمیر) کے زمانے میں مصر سے آئے تھے یہ اختلاف بہت ہی معمولی اختلاف ہے جو دور ہو سکتا ہے قارئین کرام تاریخ اکمال الدین کا یہ حوالہ غور سے پڑھیں تو بات ضرور واضح ہو جائے گی۔ لکھا ہے۔

"بہت سارے شہروں میں پھرنے کے بعد آخر یوز آصف اس ملک میں پہنچے جو کشمیر کہلاتا ہے۔ وہ اس کے طول و عرض میں پھرے۔ اور وہیں زندگی کے ایام بسر کئے یہاں تک کہ رحلت کا وقت آپہنچا اور جسم خاکی کو چھوڑ کر عالم جاودانی کو سُدھار گئے۔ رحلت سے پہلے آپ نے ایک شاگرد کو کہلا بھیجا جو آپ کا خادم اور تمام امور سے پوری طرح باخبر تھا اسے آخری وصیت کرتے ہوئے کہا میری دنیا سے جدائی کا وقت آپہنچا ہے اپنے فرائض ٹھیک طور پر بجا لاتے رہنا اور حق سے منہ نہ موڑنا۔ عبادت باقاعدہ کیا کرنا اس نے بعباد کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ اس پر مقبرہ بنائے پھر اس نے پاؤں مغرب کی طرف پھیلا دیئے اور سر مشرق کی طرف کیا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی رحمۃ اللہ علیہ۔"

(اکمال الدین صفحہ ۳۵۹ مصنفہ شیخ السید صادق محررہ ۳۷۵ھ)

کہا جاتا ہے کہ یہ شاگرد دتھوما تھے جن کا مقبرہ مدراس میں ہے اس تاریخی حوالے کو بغور پڑھنے سے محقق اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ یوز آصف سفیر نہیں ہو سکتا اگر وہ سفیر ہوتا تو اُن کو پورا پورا اعزاز دیا جاتا آخر وہ حکومت کے پاس بحیثیت سفیر آیا تھا پھر اس حوالے سے ایک اور بات بھی ہماری توجہ کو اس جانب مبذول کرتی ہے کہ آخر یوز آصف نے اپنے پاؤں مغرب کی طرف اور سر مشرق کی طرف کیوں کئے جو کہ عیسائیوں کا طریق ہے بات عیاں ہے کہ یہ سفیر نہیں تھے بلکہ حضرت عیسیٰؑ ہی تھے۔

آخر میں ہم اتنا کہہ کر مضمون کو ختم کر دیتے ہیں کہ وہ دوست جو کہتے ہیں کہ یوز آصف مسیحؑ نہیں تھے وہ تاریخ کے مندرجہ بیان پر بھی غور کریں جو کوہ سلیمان کے ستونوں سے ماخوذ ہیں۔ اور مرور زمانہ سے مٹے ہوئے لیکن تاریخ میں محفوظ ہیں یہ اس وقت لکھے گئے جب کہ اس مندر کی مرمت کی گئی۔ پہلے ستون پر لکھا گیا

"اس وقت حضرت یوز آصف نے دعویٰ پیغمبری کیا"۔

دوسرے ستون پر لکھا گیا۔

"کہ یہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہیں"

(ترجمہ از فارسی تاریخ کشمیر صفحہ ۹۹)

غرض بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے "مسیح ہندوستان میں" لکھکر یوز آصف پیغمبر کے بارہ میں جو یہ فرمایا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ ہی تھے جو صلیب سے زندہ اُترے۔ مشرق میں آئے اور کشمیر میں اُن کا مدفن ہے یہ آپؑ نے خدائی القاء کے تحت فرمایا جس کی تائید اب اللہ تعالیٰ کر رہا ہے اور نت نئے انکشافات فرما رہا ہے اور زمانے کے لوگوں کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ اِن باتوں پر ایمان لائیں انشاء اللہ العزیز وہ وقت آرہا ہے کہ صلیب پاش پاش ہو جائے گی جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا کا ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین)

اخبارِ قادیان

★ - مورخہ ۱۹ کو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ جماعتی دورہ پر بمبئی کیلئے اور مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ناظر بیت المال آمد سلسلہ کے کام سے کلکتہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

★ - مورخہ ۲۱ کو مکرم محمد ابراہیم صاحب خالب درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "امۃ الشافی" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولودہ کے نیک اور خادمۂ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

★ - مورخہ ۲۲ کو مکرم صوفی علی محمد صاحب درویش کو امرتسر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ جہاں اُنکی آنکھ کے موتیا بند کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

★ - مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش بہاولپوری کافی دنوں سے بائیں ٹانگ میں شدید درد کے باعث بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

ولادت

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۸ء کو عزیزم شمیم الھدیٰ و عزیزہ صادقہ بیگم کلکتہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام راشدہ مبارکہ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس بچی کو نیک و صالحہ بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ خاکسار۔ شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

دُعائے مغفرت

مکرم غلام علی صاحب برلیشہ (بنگال) کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۶/۲ کو وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ موصوفہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ - اہلیہ مکرم مولوی نور الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ۔

کلکتہ میں کتابوں کے نمائشی میلے میں احمدیہ مسلم بک اسٹال کا نمایاں کردار

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

مورخہ ۲۴ فروری کو کلکتہ بک ایسوسی ایشن کی طرف سے وکٹوریہ میموریل میدان میں ایک وسیع پیمانہ پر کتابوں کے نمائشی میلے کا انتظام کیا گیا۔ کتابوں کا یہ عظیم الشان میلہ "کلکتہ بک فیئر" ۵ مارچ تک قائم رہا۔ کتابوں کے اس میلے میں ڈیڑھ سو سے زائد بک اسٹال تھے جس میں ہندوستانی پبلیکیشن کے علاوہ دیگر ممالک کی بھی مختلف زبانوں میں کتب دستیاب تھیں۔ مختلف دنیوی علوم پر مشتمل کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل مذہبی مشنوں کی طرف سے بھی بک اسٹال قائم کئے گئے تھے۔ عیسائی مشن۔ رام کرشن مشن۔ ہرے رام ہرے کرشن۔ آریہ سماج مشن وغیرہ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیئے اسلام کی نمائندگی کا شرف صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہوا۔ دو ماہ کی مسلسل کوشش کے بعد ہم کو بھی بک اسٹال کھولنے کی اجازت مل گئی۔

چنانچہ مورخہ ۲۴ فروری بعد نماز جمعہ محترم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ و دیگر احمدی احباب و خدام کی موجودگی میں محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے پُرسوز دعاؤں کے بعد اس بک اسٹال کا افتتاح فرمایا۔ یوں تو کلکتہ بک فیئر خوبصورت رنگا رنگ روشنیوں اور عجیب و غریب ڈیزائینوں سے آراستہ اور تمام شہر کی دلچسپی کا حامل تھا۔ لیکن احمدیہ بک اسٹال مندرجہ ذیل خصوصیات کی وجہ سے دیگر بک اسٹالوں سے ممتاز تھا۔

(۱)۔ گیٹ کے اوپر جلی حروف میں لکھا پوسٹر جس پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے علاوہ انگریزی، اُردو اور بنگلہ میں "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" لکھا گیا تھا اور ساتھ ہی احمدیہ مسلم مشن کلکتہ کا ایڈریس دیدیا گیا تھا۔

(۲)۔ گیٹ ہی پر نیچے دوسرے پوسٹر پر بنگلہ زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث درج تھی۔ "تمام بنی نوع انسان ایک خدا کی مخلوق ہیں جو خدا کی مخلوق سے پیار کرتا ہے وہی خدا کے نزدیک پیارا ہے۔"

(۳)۔ اسٹال کے اندر اُردو۔ ہندی۔ انگریزی۔ گورمکھی۔ بنگلہ۔ اور چائنیز زبان میں کتب سجائی گئیں نیز قرآن مجید انگریزی جس کی طباعت حال ہی میں کلکتہ میں ہوئی ہے، اس کی چند کاپیاں بھی اسی روز ملنے پر اسٹال کی زینت بنائی گئیں۔

(۴)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کرام کی تصاویر کے علاوہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم کردہ بیرونی ممالک کی مساجد اور بعض اہم تبلیغی مناظر مثلاً سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ہائے امریکہ۔ یورپ اور افریقہ اسی طرح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دورۂ ماریشس کی بعض تصاویر سے اسٹال کو مزین کیا گیا۔

(۵)۔ ایک خوبصورت چارٹ پر بنگلہ زبان میں جلی حروف میں یہ لکھکر لگایا گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ نیز احمدیہ مسلم کیلنڈر، عقائد احمدیت و دیگر چارٹ بھی لگائے گئے جو تبلیغی اعتبار سے بہت مفید ثابت ہوئے۔

یہ حُسن اتفاق تھا کہ ہمارے اسٹال کا نمبر ۹۰ تھا اور ہمارے ساتھ کا ۹۱ نمبر کا بک اسٹال عیسائی مشن کا تھا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اکثر لوگ جب ہمارے بک اسٹال میں ہماری کتابیں۔ مسیح ہندوستان میں۔ مسیح کہاں فوت ہوئے۔ قبر مسیح۔ حضرت مسیح کے بارے میں جدید انکشافات دیکھتے تو انکی دلچسپی مزید بڑھ جاتی۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسر صلیب کا کام کیا ہے اس کے نتیجہ میں تمام دنیا میں ایک شور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب مار نہیں سکی۔ بلکہ آپ کو صلیب سے زندہ اُتار لیا گیا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اِس خصوصیت سے یہ کتب زیادہ فروخت ہوئیں۔

ایک موٹے اندازے کے مطابق ان دس دنوں میں پچاس ہزار سے زائد لوگوں نے ہمارے بک اسٹال کو دیکھا۔ اور بے حد دلچسپی کا اظہار کیا۔ پندرہ ہزار سے زائد انگریزی، بنگلہ، ہندی اور اُردو، گورمکھی ٹریکٹ اور پمفلیٹ تقسیم کئے گئے۔ اور ہزاروں کتب فروخت ہوئیں۔ الحمد للہ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ چونکہ اس رنگ کی نمائش میں پہلی بار اسلامی بک اسٹال لوگوں نے دیکھا اور ہمارے پاس مختلف زبانوں میں کتب تھیں اس وجہ سے ہمارے ہندو، سکھ اور عیسائی بھائیوں نے ہماری نمائندگی کو بے حد پسند کیا۔ اس دوران خوشگوار ماحول میں مذہبی امور پر تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ غرض پڑھے لکھے طبقہ میں تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور مقامی اخبارات نے ہمارے بک اسٹال کا خصوصی ذکر کیا نیز ٹیلی ویژن والوں نے بھی مورخہ ۴ مارچ شب ساڑھے آٹھ بجے کلکتہ بک فیئر کے پروگرام میں خاص طور پر ہمارے بک اسٹال کی لی ہوئی تصاویر دکھائیں اور نہ صرف اسٹال کے باہر کی جھلک دکھائی بلکہ اسٹال کے اندرونی حصہ میں کتابوں کی لی گئی تصاویر بھی دکھائیں۔

اس دس روزہ بک فیئر کے دوران خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کلکتہ کے اکثر احباب نے خصوصاً نوجوانوں نے بے حد تعاون فرمایا اور نہایت جوش و خروش سے حصہ لیتے رہے۔ خاکسار تمام دوستوں کا ممنون و مشکور ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ اور ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے آمین۔

اطفال الاحمدیہ کیرنگ کا پہلا سالانہ اجتماع

مورخہ ۴، ۵ مارچ ۷۸ء کو اطفال الاحمدیہ کیرنگ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ چنانچہ مورخہ ۴ مارچ کو نماز فجر سے قبل تمام اطفال مسجد میں جمع ہو گئے تھے۔ مکرم مولوی عزیز الدین صاحب نے بعد نماز فجر اطفال کو درس میں چند نصائح فرمائیں، ناشتہ کے بعد ہائی اسکول کی گراؤنڈ میں بچوں کی کھیلیں ہوئیں۔ مولوی عزیز الدین صاحب اور شفیق الدین صاحب بچوں کی نگرانی کرتے رہے۔

نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم مولوی عبد المطلب خانصاحب کی صدارت میں تلاوت کلام پاک کے بعد اسلام کا پرچم لہرایا گیا۔ عہد اطفال الاحمدیہ اور نظم کے بعد اُردو نظم اور قرآن کریم کے حفظ کردہ رکوع کا مقابلہ ہوا۔ مکرم گلاب الدین خان صاحب معلم، مکرم لیسین خان صاحب معلم اور خاکسار نے جج کے فرائض سرانجام دئے۔ رات کو تمام اطفال مسجد میں ہی رہے۔ اور کھانا اپنے اپنے گھروں سے لاکر مسجد میں ہی کھایا۔

دوسرے روز مورخہ ۵ مارچ کو نماز فجر اور درس حدیث کے بعد اطفال کا وقار عمل ہوا۔ ناشتہ وغیرہ کے بعد ایک تحریری امتحان لیا گیا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم عبد المطلب خان صاحب کی زیر صدارت تلاوت و نظم کے بعد اُردو نظم اور تقریری مقابلہ ہوا۔ مکرم لیسین خانصاحب معلم اور مکرم سیف الرحمٰن صاحب قائد مجلس اور خاکسار نے جج کے فرائض سرانجام دئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی عزیز الدین صاحب مبلغ مکرم عبد المطلب خان صاحب اور خاکسار نے اطفال کو نصائح کیں۔ اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

چند بچوں کو اسپیشل انعام بھی دئے گئے۔ مکرم شیخ سلیم الدین صاحب نے اطفال کے آئندہ اجتماع کے لئے مبلغ ۱۰۰/- روپئے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ ان کے مال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ دُعا کے بعد یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ انیس الرحمٰن خان سیکرٹری تعلیم کیرنگ۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے داماد عزیز شفیق احمد رفیق سلمہ اللہ اور عزیزہ ناصرہ تسنیم رفیق مورخہ ۲۲ فروری کو ویزا پر کراچی سے دہلی آئے۔ پھر دہلی سے قادیان آنے کے لئے بھی اجازت مل گئی۔ چنانچہ اس اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے چار دن کے لئے دونوں عزیز اور خاکسار کی اہلیہ بھی قادیان آئے اور پھر واپس دہلی چلے گئے۔ اب انشاء اللہ مورخہ ۵/۲۸ کو کراچی چلے جائیں گے۔ ان کے بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشیر احمد دہلوی۔

۲۔ الفضل ربوہ مجریہ ۱۶ مارچ ۷۸ء کے ذریعہ یہ اطلاع موصول ہوئی کہ میرے والد بزرگوار حضرت مرزا برکت علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں ۳/۲۸ ۱۲ کو صبح کے وقت گر گئے جس سے اُن کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ آپ اِس وقت سخت تکلیف اور درد میں ہیں جس سے سارا خاندان بہت پریشان ہے۔ دوست دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار۔ مرزا منور احمد درویش قادیان۔

۳۔ میرے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب حیدر آباد (پاکستان) کا خط آیا ہے کہ انکی اہلیہ صاحبہ تین ماہ سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں۔ امریکن ہسپتال میں علاج کروایا جا رہا ہے احباب کرام دردِ دل سے دعا فرمائیں خدا تعالےٰ انکو جلد صحتیاب کرے۔ آمین۔ خاکسار۔ لطیف احمد فاروق۔

۴۔ مکرم نثار احمد صاحب آف بڈھانوں جنہوں نے حال ہی میں تعلیم سے فراغت کے بعد ملازمت کے لئے انٹرویو دیا ہے۔ انٹرویو میں کامیابی اور بہتر ملازمت کے ملنے کے لئے جملہ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

۵۔ مکرم محمد صدیق صاحب فانی دینی و دنیوی ترقیات اور مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد۔

ہمبرگ سینیٹ (مغربی جرمنی) کے مذہبی امور کے کونسلر کو

قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ

ماہ جنوری میں ہمبرگ کی جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے ہمبرگ سب سٹیٹ کے سینٹ کے مذہبی اُمور کے کونسلر مسٹر RUMPF کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا اور جماعت و مشن کی مساعی سے آگاہ کیا۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۸ر جنوری بروز بُدھ ۱۱ بجے قبل دوپہر ہمارا وفد (جو کہ ہمارے جرمن احمدی بھائی مسٹر غفور، قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مبارک ادسائی اور خاکسار پر مشتمل تھا) پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دفتر مذہبی اُمور میں پہنچا۔ مسٹر RUMPF نے قافلہ کے ممبران کو خوش آمدید کہا۔ خاکسار نے ممبران کا تعارف کرایا۔ نصف گھنٹہ کے قریب مختلف مذہبی اُمور اور جرمنی میں جماعت احمدیہ کے قیام اور مساجد کی تعمیر کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ جس کے بعد خاکسار نے انہیں قرآن مجید اور دیگر اسلامی کُتب کا تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور ہمارا شکریہ ادا کیا۔ پھر ہم نے بھی اس ملاقات کا وقت دینے پر اُن کا شکریہ ادا کیا۔

(خاکسار نذیر احمد نعیم)

پروگرام دَورہ تبلیغی

مندرجہ ذیل تفصیل سے بمبئی - حیدر آباد - بنگال - بہار - اُڑیسہ - کی جماعتوں میں تبلیغی دَورہ کیا جا رہا ہے۔ حسب حالات علماء کرام کے وفد میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور انشاء اللہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی بھی شمولیت فرمائیں گے۔ جماعتیں تبلیغی جلسوں کے لئے انتظام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ علمائے کرام کے دَورے کو کامیاب کرے اور جماعتوں کی ترقی کا باعث ہو۔

بمبئی ۲۶ر مارچ ۱۹۷۸ء
حیدر آباد کی مضافاتی جماعتوں میں جلسے
یکم اپریل سے ۱۱ر اپریل تک
حیدر آباد کانفرنس ۸ر۹ر اپریل کو منعقد ہوگی۔
کلکتہ کانفرنس ۱۵ - ۱۶ر اپریل۔
بہار - جمشید پور ۷ر اپریل
〃 موسٰی بنی مائینز ۸ر۹ر اپریل۔
مضافات کلکتہ ۱۱ر تا ۱۳ر اپریل۔
اُڑیسہ بھدرک ۱۸ر اپریل۔
〃 سورو ۱۹ر اپریل۔
〃 تاراکوٹ ۲۰ر اپریل۔

اُڑیسہ جلسہ سالانہ کیرنگ ۲۱ر ادائیگی جمعہ۔
۲۲ر ۲۳ر اپریل جلسہ
〃 کرڈاپلی ۲۴ر اپریل۔
〃 پنکال ۲۵ر اپریل۔
〃 کیندراپاڑہ ۲۶ر اپریل۔
〃 سونگھڑہ ۲۷ر اپریل
〃 کٹک ۲۸ - ۲۹ر اپریل
〃 بھونیشور ۳۰ر اپریل
جلسے جماعت ہائے کیرالہ ۳ر مئی تا ۱۶ر مئی۔
کانفرنس کاسرگوڈ کیرالہ ۱۳ر ۱۴ر مئی۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شادِی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم کی گئی ہے۔ جس میں سے درویشوں کے بچوّں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے، لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلص احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوّں کی شادیوں کے لئے حسب حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں ——!!

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

خُلاصہ خُطبہ جمعہ بقیہ صفحہ (اوّل)

ہمیں یہ سکھایا کہ خدا کی مخلوق کو نہ ہاتھ سے کبھی اذیت دو نہ زبان سے اور نہ دل میں اس کے لئے کبھی بدی کا خیال آنے دو۔ اور اپنے خدا سے تعلق کو استوار رکھتے ہوئے باقی سب کمندوں کو جلا دو۔

آخر میں حضور نے فرمایا، اسلام نے ہمیں حقیقی زندگی اور حقیقی پاکیزگی کی جو تعلیم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کے ذریعہ دی ہے، ہمیں علیٰ وجہ البصیرت اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہوئے اسے اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ خدمت کی جو ذمہ داریاں اس زمانہ میں آپ کے عظیم رُوحانی فرزند حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم پر عاید کی گئی ہیں، ہم انہیں نبھانے کے قابل ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بارش اور موسم کی خرابی کی وجہ سے حضور نے نمازِ جمعہ اور نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

(الفضل ۱۱ر مارچ ۱۹۷۸ء)

درخواست دُعا:۔ مکرمی برادرم غلام احمد صاحب عبید سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بھونیشور کے بچگان عنقریب مختلف امتحانات میں شریک ہونے والے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان عزیزان کو امتحانات میں نمایاں کامیابی عطا فرماتے ہوئے خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:- سید شاہد احمد - بھونیشور - اُڑیسہ -

رپورٹ جلسہ یوم مسیح موعودؑ —— بقیہ صفحہ (۲)

جماعت میں پیدا ہوئے یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور یہ احسان اور یہ فضل ہم پر بہت سی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے۔

آج میں احباب جماعت اور نوجوانوں کو بالخصوص ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ اپنے مقام کو پہچانیں۔ کیونکہ ما ھلک امروءٌ عرف قدرہٗ۔ جو فرد یا جو جماعت اپنا مقام پہچان لیتی ہے وہ ہلاک نہیں ہوتی۔ آپ اپنے اسلاف کے بہترین جانشین بننے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں آپ نے لمبی اجتماعی دُعا کروائی۔ اور یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپّل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
آٹوونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE :- 76360.

فہرست نمبر (۲۰)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی یکم اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے ۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے ۔ آمین ۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

۱۔ جماعت احمدیہ میرٹھ (یو۔پی)

صدر جماعت: مکرم قمرالدین صاحب ۔
سیکرٹری مال: مکرم نورالدین صاحب صدیقی ۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم ریاض احمد صاحب ۔

۲۔ جماعتِ احمدیہ مئوناتھ بھنجن (یو۔پی)

صدر جماعت: مکرم محمد مجتبیٰ صاحب ۔
سیکرٹری مال: مکرم عتیق الرحمٰن صاحب ۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم سیف الحق صاحب

۳۔ جماعتِ احمدیہ فیض آباد (یو۔پی)

صدر جماعت: مکرم عبدالحی صاحب آرے والے
سیکرٹری مال: مکرم محمد کریم احمد خان صاحب

۴۔ جماعتِ احمدیہ مانلو (کشمیر)

صدر جماعت: مکرم ماسٹر غلام محمد خان صاحب ۔
سیکرٹری مال: مکرم عبدالرؤف خان صاحب ۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم محمد رمضان زرکانی صاحب ۔
سیکرٹری امور عامہ ورشتہ ناطہ: مکرم محمود احمد خان صاحب ۔

۵۔ جماعتِ احمدیہ حیدرآباد (آندھرا)

نائب سیکرٹری مال: مکرم سید جہانگیر علی صاحب ۔
ایڈیشنل سیکرٹری مال: مکرم احمد غوری صاحب ۔
سیکرٹری رشتہ ناطہ: مکرم احمد حسین صاحب ۔

۶۔ جماعتِ احمدیہ ہوگلہ (مغربی بنگال)

سیکرٹری رشتہ وناطہ: مکرم رمضان علی صاحب

۷۔ جماعتِ احمدیہ بنگلہ (مغربی بنگال)

سیکرٹری رشتہ وناطہ: مکرم رئیس الدین صاحب ۔

۸۔ جماعتِ احمدیہ کبیرا (مغربی بنگال)

سیکرٹری رشتہ وناطہ: مکرم نامدار علی صاحب

چندہ وقفِ جدید

مجالس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ متوجہ ہوں ــــ!!

دوستوں کو علم ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کی تحریک کو بچوں میں مقبول بنانے اور ان پر اس تحریک کی ذمہ داری ڈالنے کی طرف متواتر توجہ دلائی ہے ۔ اب ہر جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے اپنے اپنے حلقہ میں سے ہر بچے سے اس کا وعدہ لیں ۔ اور ان کی فہرستیں بناکر جلد از جلد دفتر وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال فرمادیں ۔ یہ کام اس قدر اہم ہے اور اس قدر نتیجہ خیز ہے کہ شاید عہدہ دار بھی اس کی اہمیت کو نہ سمجھیں مگر جوں جوں وقت گزرتا جائے گا وہ محسوس کریں گے کہ یہ تحریک آسمانی تھی اور ہے اور یہ کہ اس پر عمل دینی اور دنیوی ثواب کا موجب ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو اور بڑوں کو بھی دین کی خدمت کے لئے نیا عزم، نیا جوش اور نیا ولولہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

مرمّتِ مقاماتِ مقدّسہ

الدّار یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں مرورِ زمانہ کے باعث اُن کی ضروری مرمّت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے ۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی ہیں ۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے ۔ ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اُنہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں ۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہوسکتے ہیں ۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمّت مقاماتِ مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں ۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۷۸ء بروز سنیچر و اتوار آل بنگال احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس کلکتہ میں منعقد ہو رہی ہے ۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی شرکت فرما رہے ہیں ۔

براہ کرم علماء کرام سلسلہ احمدیہ کی پُر معارف و پُر مغز تقاریر سُننے اور اس رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لاکر ممنون فرمائیں ۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے اِس کانفرنس کی کامیابی کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے ۔

خط وکتابت مندرجہ ذیل ایڈریس پر کریں :-

Sultan Ahmad Zafar H.A.
Anjuman Ahmadiyya
205, New Park Street
CALCUTTA – 17

خاکسار :-
سیّد محمد نورعالم احمدی ۔ امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

ضروری اعلان

برائے سیکرٹریان اُمورِ عامہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت

نظارت امورِ عامہ کی طرف سے مطبوعہ فارم بابت فرائض برائے ترسیل رپورٹ ماہانہ کارگزاری سیکرٹریانِ امورِ عامہ کو بھجوائے جاچکے ہیں ۔ اُمید ہے کہ ہر جماعت کے سیکرٹری اُمورِ عامہ ہر ماہ کے آخر پر اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے بھجواتے رہیں گے ۔ تاکہ مرکز جماعت کو اُن سے آگاہ رہے اور حسبِ ضرورت توجہ دے سکے ۔

ناظر اُمورِ عامہ قادیان

تعمیر مساجد اندرونِ ہند

آپ کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت!

ہندوستان کی بعض احمدیہ جماعتیں جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے خرچ پر مساجد تعمیر نہیں کر سکتیں وہ مرکز سے مدد چاہتی ہیں ۔ اور مرکز آپ سے مدد چاہتا ہے ۔ ایسے احباب کرام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی فراخی بخشی ہے وہ اِس کارِ ثواب میں حصّہ لیں ۔

حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر مسجد تعمیر کراتا ہے ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بناتا ہے ۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اِس بشارت کے مورد بنیں ۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان